خواجہ اجمیر کے حالات زندگی کا ایک غیر معروف قدیم ماخذ

ڈاکٹر غلام یحیی انجم ☆

یہ نادر مخطوطہ حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی علیہ الرحمتہ کے ایک مرید و معتقد کی تصنیف ہے چونکہ اس مخطوطہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ والرضوان کے حالات ہیں اس لئے مصنف نے اپنی اس تصنیف کو کوئی باقاعدہ نام نہ دے کر صرف "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ" پر ہی اکتفا کیا ہے کتاب کے آخر میں مصنف تتمہ لکھتے وقت اس طرح رقم طراز ہیں۔

"تمام شد "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی" وقت چاشت شہر صفر المظفر روز دو شنبہ ۱۱۸۱ کاتب الحروف خاکے غلام حضرت نصیرالدین چراغ دہلی" (ص ۴۳) درجہ بالا عبارت سے جہاں اس تصنیف کو "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی" سے مخصوص کرنے کی تائید حاصل ہوتی ہے وہیں سنہ تصنیف سے اس کی قدامت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ نادر مخطوطہ راقم السطور کو سنٹرل لائبریری جامعہ ہمدرد کے نذیریہ گلشن سے دستیاب ہوا ہے اس مخطوطہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ص ۲۹ اور ۳۰ پر دو مہریں ثبت ہیں جن میں "محمد جلال الدین" کندہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغلیہ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے شاہی کتب خانے میں اس مخطوطے کو رہنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے ۔ پھر شاہی کتب خانہ سے میاں نذیر حسین دہلوی کے کتب خانہ تک یہ مخطوطہ کس طرح پہنچا اس کی تفصیل پردہ خفا میں ہے۔ جامعہ ہمدرد کی سنٹرل لائبریری میں میاں نذیر حسین دہلوی کا وہی کتب خانہ "نذیریہ ذخیرہ کتب" کے نام سے محفوظ ہے۔ یہ اہم مخطوطہ اسی نذیریہ ذخیرہ کتب میں غیر مستعمل کاغذات کی جھرمٹ میں راقم السطور کو دستیاب ہوا ہے۔ جامعہ ہمدرد کی خوبصورت لائبریری میں اس مخطوطہ کو جو مقام ملنا

☆ استاد شعبہ اسلامیات ، ہمدرد یونیورسٹی نئی دلی ، بھارت۔

چاہئے اس سے یہ محروم رہا۔

مخطوطہ کی زبان فارسی ہے' خط نستعلیق ہے چھوٹی تقطیع کے ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے ایک ساتھ کھلنے والے دونوں صفحات کو ایک شمار کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اگر ہر صفحہ الگ الگ صفحہ مانا جائے تو صفحات کی کل تعداد ۸۶ ہو جائے گی۔ ابتدائے کتاب کے ۲۰ صفحات تسلسل کے ساتھ غائب ہیں درمیان کتاب میں ۳۰ صفحہ سے ۴۰ صفحہ اور پھر آخر کتاب میں صفحہ نمبر ۴۲ غائب ہے درج ذیل مقالہ میں جن مباحث پر گفتگو کی گئی ہے وہ پیش نظر باقیماندہ صفحات کے ہیں۔

کاتب نے کتاب پختہ سیاہ روشنائی سے لکھی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔ دوران تحریر جہاں حضرت خواجہ کا اسم مبارک آیا ہے اسے سرخ روشنائی سے نشان زد کر کے نمایاں کر دیا ہے۔

مصنف رسالہ کتاب کا آغاز حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ کے نسب نامہ سے کرتے ہیں۔

> "خواجہ معین الدین چشتی بن غیاث الدین حسن احمد بن حضرت خواجہ نجم الدین طاہر حسن الحسینی بن خواجہ عبدالعزیز حسن الحسینی بن حضرت خواجہ ابراہیم بن حضرت امام ادریس بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام ناطق بن حضرت امام سلطان الشہداء ابو عبداللہ الحسین صلوۃ اللہ علیہ بن حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم"۔

خواجہ صاحب کے شجرہ نسب کے بارے میں مورخین کے مختلف نظریات ہیں ۔ بعض مورخین نے خواجہ علیہ الرحمتہ کا سلسلہ نسب اپنی کتب تواریخ میں بدین طور درج کیا ہے۔

> "خواجہ معین الدین بن سید غیاث الدین بن سید سراج الدین بن سید عبداللہ بن سید عبدالکریم بن سید عبدالرحمن بن سید علی اکبر بن سید ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ"۔

درج بالا سلسلہ نسب میرے نزدیک غیر مستند ہے اول الذکر سلسلہ نسب کی تائید صاحب مراۃ الاسرار نے بھی کی ہے اور معین الارواح کے مصنف نے بھی اس کی صداقت کا اعتراف کر کے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ (معین الارواح ۔ خادم حسن زبیری مطبوعہ آگرہ ص ۲۳)

سلسلہ نسب بیان کرنے کے بعد مصنف کتاب نے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کے حالات شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے چونکہ مخطوطہ کے اکثر اوراق درمیان سے غائب ہیں اس لئے ان تفصیلات کا ذکر یہاں ممکن نہیں لیکن شروعات مصنف نے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کے اجمیر مقدس تشریف لانے اور درخت کے نیچے قیام فرمانے سے کی ہے اور وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔

جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ اجمیر مقدس تشریف لائے تو اسی جگہ قیام فرمایا جہاں راجہ اجمیر کے اونٹ باندھے جاتے تھے شتربانوں نے خواجہ اجمیر سے وہاں سے اٹھ کر کہیں اور قیام فرمانے کی درخواست کی مگر آپ نہ مانے اور اسی مقام پر عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ جب شتربان حضرت خواجہ کو وہاں سے ہٹانے میں ناکام ہو گئے تو اس کی اطلاع انہوں نے اپنے راجہ کو دی۔ مصنف کتاب نے راجہ کا نام نہیں لکھا ہے صرف راجاوں کا راجہ کہہ کر آگے بڑھ گئے ہیں۔ تاریخ کی دوسری کتابوں سے راجہ رائے پتھورا کے نام کی تائید ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ کو وہاں سے ہٹانے کے سلسلہ میں شتربانوں نے آپ سے سخت کلامی بھی کی تو خواجہ نے بطور سزا فرمایا کہ تمہارے اونٹ اب اپنے مقام سے نہیں اٹھیں گے۔ یہ سن کر سارے شتربان گھبرائے اور دوڑتے ہوئے راجہ کے پاس پہنچے اور حضرت خواجہ سے متعلق سارا ماجرا کہہ سنایا تو راجہ نے کہا۔

> "برو بخدمت آں درویش سر خودرا در زیر پائے او آر باشد کہ درحق شتراں دعا کند شتربان آمدہ ہمچناں کرد حضرت خواجہ دعا کردند و فرمودند برو شتران تو برخاستہ اند ساربان آمدہ دید کہ شتراں برخاستہ اند" (ص ۲۱)

راجہ کے حکم کے مطابق تمام شتربان خواجہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اونٹوں کے سلسلے میں دعا کرنے کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی اور یہ کہا جاو دیکھو تمہارے اونٹ اپنی اپنی

جگہوں سے کھڑے ہو گئے ہیں۔

راجہ کے شتربان اس حیرت انگیز واقعہ سے مزید متعجب ہوئے اور راجہ کے پاس جا کر اس واقعہ کی دوبارہ خبر دی۔ راجہ بھی یہ واقعہ سن کر ورطہ حیرت میں پڑ گیا اجے پال جوگی کو جسے راجہ دل سے چاہتا تھا اس پریشان کن واقعہ کی اطلاع دیکر مدد کا خواستگار ہوا۔

مصنف کتاب نے جوگی کا نام اجے پال لکھا ہے جب کہ اکثر تاریخ کی کتابوں میں اس جوگی کا نام صرف جے پال ملتا ہے ۔ اس جوگی کے نام کے بارے میں اختلاف کچھ بھی ہو لیکن اس کی ساحرانہ عظمت کا اعتراف اکثر مورخین نے کیا ہے۔ مصنف کتاب اس کے اوصاف و کمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آں جوگی سحر بسیار می دانست و طلسمات بسیار در خاطر خود یاد ومیداشت و موازی ہفصد افسونگر ہمیشہ ہمراہ خود میداشت خورد و بزرگ جملہ یک ہزار پانصد ہمراہ می بودند و آں جوگی ایں مقرر ریاضت و علم در زیدہ بود کہ در باطن خود راہ یافتہ۔ (ص ۲۲)

اجے پال جوگی جادوگری کے معاملہ میں اپنی مثال آپ تھا۔ اس سلسلہ میں ہندوستان میں اس کی بڑی مقبولیت تھی اس فن میں' کامل مہارت کی بنیاد پر پیرو جواں اس کے مرید و معتقد نظر آتے تھے۔ سات سو جادوگروں کا جتھا ہمیشہ اس کے ساتھ رہا کرتا تھا اگر کوچک و بزرگ سب کو شامل کر لیا جائے تو ساتھ رہنے والوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ کثرت علم اور ریاضت کی بنیاد پر اسرار باطن اس کے سامنے روشن تھے۔ اسی کمال کی بنیاد پر راجہ رائے پتھورا اس کا مرید و معتقد ہو گیا تھا اور کوئی بھی کام اس کی مرضی کے خلاف نہیں کرتا تھا۔ راجہ کے دل میں رہ رہ کے یہ بات آتی تھی کہ اگر اس فقیر کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ اجے پال جوگی ہی ہے۔ اس اعتماد کے پیش نظر اس نے خواجہ سے متعلق تمام تفصیلات لکھ کر جوگی کے پاس ارسال کر دیں خط ملتے ہی جوگی اجے پال راجہ کی حمایت اور اعانت کیلئے اپنے تمام حواریوں کے ساتھ خواجہ کو تباہ و برباد کرنے کی نیت سے آگیا ۔ یہاں آنے کے بعد جب حقائق کا علم ہوا اور شتربانوں کی زبانی تمام تفصیلات معلوم ہوئیں تو جوگی نے کہا۔

"جیسا کہ تم سب کہہ رہے ہو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مرد درویش کو

جادوگری میں کمال حاصل ہے اور اپنی جادوگری ہی کی بنیاد پر یہاں جما ہوا ہے
ورنہ ایک مسلمان یہاں تک کیوں کر پہنچ سکتا ہے"۔

مصنف کی اصل عبارت یہ ہے:

"جنیں کہ شامی گوئید ایں درویش جادوئے بسیار یاد خواہدداشت بزورجادوئے او پاکے دریں مقام نہادہ است و اگر نہ مسلماں را چہ جائے آنکہ درینجا تو اندرسید" (ص ۲۲)

بہرحال جوگی اجے پال نے راجہ کو بہت تسلی دلائی اور ڈینگ مارتے ہوئے متکبرانہ انداز میں کہا گھبرانے کی بات نہیں ہے اس فقیر پر اتنا جادو چلاؤں گا کہ اس کا نام اس صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ راجہ اس کی اس متکبرانہ گفتگو سے خوش ہوا اور پوری طرح اس کے دام تزویر میں پھنس گیا۔ اور خواجہ کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے جوگی کے ساتھ راجہ بھی چلا۔ راستہ میں راجہ کے دل میں خواجہ سے متعلق طرح طرح کے برے خیالات آ رہے تھے اور آپ کو نیست و نابود کرنے سے متعلق نہ جانے کیا کیا وہ پلان بنا رہا تھا۔ اس برے خیال کی آمد و رفت کے نتیجہ میں بقول مصنف:

"چشم او نابینا شدی چنانکہ ہیچ کس را ندیدی چوں از خیال فاسد پشیماں شدی چشم او روشن شد" (ص ۲۳)

"راجہ کی آنکھ کی بینائی چلی گئی اندھاپن کی وجہ سے وہ کسی کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔
جب ان فاسد خیالات سے اسے ندامت ہوئی تب اس کی آنکھوں میں بینائی واپس آئی"۔

اس طرح آنکھوں سے روشنی غائب ہونے سے متعلق راستہ میں کئی بار واقعہ پیش آیا۔ جیسے فاسد خیالات آتے روشنی چلی جاتی اور جب راجہ کو ان فاسد خیالات سے ندامت اور پشیمانی ہوتی تو آنکھوں میں روشنی واپس آ جاتی ۔ جوگی اجے پال ہرن کی کھال پر سوار ہو کر چل رہا تھا۔ اس کے حواری اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے جیسے ہی جوگی اپنے حواریوں کے ہمراہ خواجہ کے قریب پہنچا تو زبردست شور و غوغا بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بھیڑ خواجہ کے اردگرد جمع ہو گئی آپ نے فوراً اپنے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ لیا تاکہ یہ دشمن اس دائرہ کے اندر نہ آ

سکیں اور آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں' دائرہ کھینچ کر حضرت خواجہ نماز میں مشغول ہو گئے اور ان تمام جادوگروں کی جادوگری دھری کی دھری رہ گئی۔ ہزار کوششوں کے باوجود اس کھینچے ہوئے دائرہ کے اندر کوئی نہ پہنچ سکا۔

شادی دیو' گوناگوں کمالات کی بنیاد پر جس کی پرستش کی جاتی تھی وہ خواجہ کے ہاتھوں اسلام قبول کر کے ظلمات کفر سے نکل کر ایمان کے اجالے میں آ چکا تھا۔ جس وقت جادوگروں نے حضرت خواجہ کی گھیرابندی کی تھی اس وقت وہ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر جادوگر اور زیادہ پریشان ہو گئے اور آہ و فغاں کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"اے دیو عمرہا مایاں قسمت تو کردہ ایم و آباو اجداد ماترا پرستش کردہ اند و از برائے تو پرگنات و زرو مال دادہ ایم و ہر روز چندیں مبلغ خرچ لشکر تو نمودہ ایم شاید روزے بکار ما خواہی آمد آخر تو رفتی و غلام مسلمان شدی" (ص ۲۳)

تمام جادوگروں نے شادی دیو سے بہت کچھ کہا۔ ماضی میں کئے گئے اس پر احسانات کی یادیں بھی تازہ کرائیں اور جس قدر اس پر انعامات و نوازشات کی بارش ہوئی تھی اس کا بھی ذکر سامنے آیا۔ مگر بقول مصنف:

"شادی سخن آنجماعتہ درگوش نمی کرد و جانب آنہا بنظرنیم نمی دید" (ص ۲۳)

شادی نے نہ تو ان جادوگروں کی باتیں دھیان سے سنیں اور نہ ہی نظر اٹھا کے ان کی طرف دیکھا۔ جادوگر اپنے پروگرام کے مطابق مسلسل شور و غوغا کر رہے تھے حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمتہ اپنے خالق کی عبادت سے فراغت کے بعد ان جادوگروں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"اے گمراہاں چہ می گوید جملہ فریاد برآور دند کہ عمرہا ما بان عبادت او کردیم والحال بجادوئے تو از راہ ما رفتہ" (ص ۲۳)

اے گمراہو کیا کہہ رہے ہو تو سب جادو گروں نے باواز بلند کہا کہ ہم لوگوں نے شادی دیو کی پرستش کی ہے اب آپ کے جادو کی وجہ سے ہمارے راستہ سے الگ تھلگ ہو چکا ہے پھر حضرت خواجہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم اپنی آواز اپنے پاس رکھو اور شور و غوغا نہ کرو اجے پال جوگی

اور اس کے تمام حواری مختلف ذرائع سے اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے مگر اس نے ترچھی نظر سے بھی ان گمراہوں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

اسی دوران پانی کی ضرورت کا احساس ہوا تو حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے شادی دیو سے فرمایا:

"ایں قدح بردار و از حوض آب پر کردہ بیار وقت پر کردن بگوی یا بدوح شادی فی الحال قدح رابرداشت و نام خدائے تعالی برزباں راند چوں بکنار آب رفت گفت یا بدوح و قدح را در آب نہاد بفرمان الہی تمام آب حوض در قدح شادی در آمد گویا کہ در حوض آب نبود شادی قدح را برداشت بخدمت خواجہ بایشاد" (ص ۲۷)

یہ پیالہ لو اور جاو حوض سے پانی بھر کر لے آو پیالے کو پانی سے بھرتے وقت یا بدوح کہنا شادی نے خواجہ کے فرمان کے مطابق عمل کیا جب یا بدوح کہہ کہ اپنے پیالے کو حوض میں پانی بھرنے کیلئے ڈالا تو حوض کا سارا پانی پیالے میں سمٹ آیا اور حوض میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں رہ گیا جب شادی دیو پانی کا وہ پیالہ خواجہ کی بارگاہ میں لایا تو اجے پال جوگی اور اس کے سارے حواری یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور غصہ سے تلملا کر جادوگری میں مزید شدت پیدا کرنے لگے اور تمام جادو گروں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پہاڑوں سے سانپ بلوا کر خواجہ کو ڈسوایا جائے چنانچہ انہوں نے یہی کیا اور لاکھوں سانپ اپنے جادو کے بل بوتے پہاڑوں سے بلوائے وہ سانپ جیسے خواجہ کی ڈسنے کیلئے آگے بڑھتے تو خط کشیدہ دائرہ تک پہنچتے ہی عاجزو درماند ہو جاتے ایسا لگتا کہ وہ سب بے جان ہو گئے ہیں خواجہ صاحب سانپوں کی یہ حالت زار دیکھ کر اپنے احباب سے فرماتے۔

"ایں مارہا گرفتہ بجانب کوہ ہا اندازید ماران گرفتہ بجانب کوہسار انداختند" (ص ۲۴)

ان سانپوں کو پہاڑوں کی جانب پھینک دو آپ کے احباب سانپوں کو پکڑ کر پہاڑوں کی جانب پھینک دیتے۔

مصنف لکھتے ہیں:

"آورندہ اند کہ آں مارہا ہرجا کہ افتادی آنجا درختے شدی و سبزگردیدی تااکنوں نام آں درخت چتراول می گویند" (ص ۲۴)

"لوگوں کا بیان ہے کہ وہ سانپ جہاں گرتے سرسبز و شاداب درخت بن جاتے انہی میں سے ایک درخت اب بھی ہے جس کا نام چتراول ہے"۔

اجے پال جوگی کی جب ساری ساحرانہ کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے خواجہ صاحب سے بڑے ہی اطمینان و سکون کے ساتھ فرمایا۔

"اگر توانی برخیز و ازیں مقام بزودی برو والا نہ من کہ اجے پال جوگی ام بجانب آسمان رفتہ چنداں بلائے بر سرتو آریم کہ در علاج آں عاجز آئی" (ص ۲۴)

"جس قدر جلد ممکن ہو یہاں سے چلے جایئے ورنہ سن لو میں اجے پال جوگی ہوں آسمان میں جا کر تم پر مصیبتوں کی اتنی بارش کروں گا کہ تم "حیران "و "پریشان "ہو جاو گے"۔

خواجہ صاحب اجے پال جوگی کی اس بات سے مسکرائے اور فرمایا

"تو کار زمیں رانکو ساختی ۔ کہ بر آسماں نیز پرداختی"

"زمین میں رہ کر تو تم کچھ نہ کر سکے آسمان سے تم کیا کر لو گے"۔

خواجہ صاحب کی اس بات سے اجے پال کو طیش آگیا اور فرط غضب سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ فوراً ہی اس نے ہرن کی پوست کو فضا میں اچھالا اور پھر کود کر اس پر بیٹھ گیا اور فضاوں میں اتنی دور تک چلا گیا کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ خواجہ اور خواجہ کے ساتھی اجے پال جوگی کی اس کرتب سے تھوڑی دیر کیلئے متحیر تو ضرور ہوئے لیکن فوراً ہی آپ نے اپنی جوتی کو جوگی کو آسمان سے نیچے لانے کا حکم دیتے ہوئے اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے فرمایا۔

"ایں کفش راعقب جوگی بینداز آں یار ' ہمچناں کرد کفش راگرفتہ بینداخت" (ص ۲۵)

اس جوتی کو جوگی کے تعاقب میں پھینکو اس نے ایسا ہی کیا جوتی کو اٹھا کر آسمان کی طرف پھینک دیا اس کے بعد کیا ہوا مصنف لکھتے ہیں:

لوگوں کا بیان ہے کہ جب جوتی کو آسمان کی طرف پھینکا تو غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا

اس ہاتھ نے جس طرح اجے پال جوگی کی درگت بنا کر زمین پر اتارا وہ بیان سے باہر ہے۔ اس نے مارے شرم اور ندامت سے پھر اپنا سر اونچا نہ کیا اور زمین پر اترتے ہی خواجہ کے قدموں سے لپٹ گیا گویا کہ اس نے اپنی ہار مان لی قدموں میں لپٹ کر گریہ و زاری کرنے لگا عقیدت و ارادت کے آنسو آنکھوں سے ساون بھادوں کا سماں پیش کر رہے تھے۔ جب خواجہ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اسی پیالے سے ایک گھونٹ پانی پینے کو کہا جو شادی دیو حوض سے بھر کر لایا تھا اور پورے حوض کا پانی جس میں سمٹ آیا تھا۔ اجے پال جوگی نے جب فرط عقیدت میں وہ پانی کا گھونٹ حلق سے اتارا تو جو کیفیت پیدا ہوئی اس کا اظہار مصنف نے درج ذیل لفظوں میں کیا ہے۔

"بمجرد خوردن آں آب ہر شرک و ضلالت کہ از فعل کفر در سینہ او بود پاک شد" (ص ۲۵)

صرف ایک گھونٹ پانی پیتے ہی اس کا سینہ کفر و ضلالت اور شرک و گمراہی کی غلاظتوں سے پاک و صاف ہو گیا۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا اے جوگی دل میں کیا اور کچھ خواہش ہے تو جوگی نے بڑے ہی نیاز مندانہ انداز میں کہا۔

"اے محرم اسرار راز الٰہی راہ راست اینست کہ شما دارید و دین شما بر حق است ومن بجان و دل دین شما را قبول کردم وے در دل من یک آرزوئے ہست اگر حکم شود بگویم حضرت خواجہ فرمودند بگو در دل تو ہر آرزو کہ باشد" (ص ۲۵)

"اے محرم اسرار راز الٰہی سچا راستہ یہی ہے جس پر آپ گامزن ہیں' آپ کا دین برحق ہے میں دل و جان سے آپ کا دین قبول کرتا ہوں' لیکن میرے دل میں ایک آرزو ہے اگر حکم ہو تو عرض کروں حضرت خواجہ نے فرمایا تمہارے دل میں جو بھی آرزو ہے بلا جھجک بیان کرو"۔

اجے پال جوگی نے کہا کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ درویش اور طالبان حق و صداقت زہد و ریاضت کے ذریعہ کس منصب تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟

تو خواجہ صاحب نے فرمایا:

"وقتے کہ بصدق درست بخدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آری معلوم ترا خواہد شد" (ص ۲۵)

اتنا سنتے ہی اجے پال جوگی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے جس قدر جلد ممکن ہو ایمان کی تلقین فرمائیے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ نے اپنے خادم خاص محمد فخرالدین سے فرمایا اے فخرالدین یہ جوگی ایمان لانا چاہتا ہے اسے ایمان کے شرائط کی تلقین کیجئے۔ خواجہ صاحب حالت مراقبہ میں چلے گئے اس استغراقی کیفیت میں جب خواجہ کی نظر جوگی پر پڑی تو اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی ۔ اس نظر کیمیا کا اثر یہ ہوا کہ اجے پال جوگی کی ظاہری دنیا نگاہوں سے اوجھل ہوگئی اور وہ عالم بالا کی سیر کرنے لگا۔ اس دوران جن عجائبات کا مشاہدہ اس نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے کیا وہ بیان سے باہر ہے اس نے اپنی نگاہوں سے اس مقام کو دیکھ لیا جہاں ایک طالب صادق زہد و ریاضت کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ جب اس کی یہ خواہش پوری ہو گئی تو اس نے اپنی ایک اور خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اے حضرت خواجہ می خواہم کہ تا قیامت زندہ باشم در حق من دعا بکن (ص ۲۶)

اے خواجہ میں قیامت تک زندہ رہنا چاہتا ہوں آپ میرے حق دعا فرمائیے۔

جوگی کی اس خواہش پر خواجہ کو تھوڑی دیر کیلئے تامل بھی ہوا تھا کہ ندائے غیبی سنائی دی کہ اے خواجہ آپ اس جوگی کے حق میں دعا فرمائیں اس جوگی سے متعلق میں آپ کی ہر دعا قبول کر لوں گا۔ پھر حضرت خواجہ ؒ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی نماز کی ادائیگی کے بعد جوگی کیلئے درازئی عمر کی دعا فرمائی آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ دعا باب اجابت سے ٹکرائی اور جوگی کے حق میں قبول ہوگئی آپ نے فرمایا اے جوگی:

"تا قیامت تو زندہ خواہی ماند" (ص ۲۷)

"تو قیامت تک زندہ رہے گا"۔

حضرت خواجہ نے ان کا نام اجے پال سے بدل کر عبداللہ بیابانی رکھا اس نام سے وہ

قیامت تک زندہ رہیں گے اور گم گشتگان راہ کو منزل مقصود کا پتا بتائیں گے ۔ اجمیر کی پہاڑیوں میں روپوش ہیں ایک بار کسی لکڑ ہارے سے ملاقات ہونے کا بھی ثبوت ملتا۔ ہے ہر جمعرات کو ایک روایت کے مطابق خواجہ صاحب کی بارگاہ میں حاضری بھی دیتے ہیں مگر ان کی صورت سے کسی کو آشنائی نہیں ہوتی۔

شادی دیو پہلے اسلام قبول کر ہی چکا تھا اجے پال جوگی نے بھی اسلام قبول کر کے راجہ کی تمناؤں پر پانی پھیر دیا۔ جب راجہ کی سمجھ میں پوری طرح آگیا کہ اس مرد درویش میں کچھ روحانی طاقت ضرور ہے اسی طاقت کی بنیاد پر سب اس کے معتقد ہو جاتے ہیں ۔ تو وہ خائب و خاسر ہو کر اپنے مقام واپس لوٹ گیا۔

اجے پال جوگی جو آپ کو شہر اجمیر سے بھگانے کی نیت سے آیا تھا قبول اسلام کے بعد شادی دیو اور اجے پال دونوں مل کر خواجہ سے اس شہر میں قیام کرنے کی درخواست کرنے لگے ۔ اور درخواست کی وجہ یہ بتائی کہ بندگان خدا زیادہ سے زیادہ آپ کی ذات بابرکت سے استفادہ کر سکیں۔

جگہ کی تعیین کیلئے حضرت خواجہ نے اپنے خادم خاص محمد فخرالدین کو شہر بھیجا آپ کے خادم نے آپ کے مستقل قیام کیلئے اسی جگہ کا تعین کیا جہاں شادی دیو کی پرستش ہوتی تھی آج اسی مقام پر آپ کا مزار پر انوار ہے جس کا گنبد دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشتا ہے۔

جب خادم خاص محمد فخرالدین کے منتخب کردہ مقام پر مستقل بود و باش اختیار کرنے کی غرض سے خواجہ قلب شہر میں تشریف لائے تو پہلے آپ نے وہاں جماعت خانہ' عبادت خانہ اور مطبخ تیار کرنے کیلئے فرمایا۔ پھر کچھ دنوں وہاں قیام کئے ہوئے نہیں گذرے تھے کہ آپ نے اپنے چند ساتھیوں کو راجہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا۔

> "اے گمراہ تو کہ باینہا ارادہ داشتے و معتقد ایشاں بودی و از رضائے ایشاں بیروں نبودی ہمہ مسلمان شدند و ایمان قبول نمودند تو ہم براہ حق تعالیٰ باز آئی وایماں قبول کن" (ص ۲۷)

> "اے گمراہ تو ان لوگوں کا مرید و معتقد تھا تمہاری ساری رضا ان کی رضا میں

شامل ہوا کرتی تھی یہ سب تو مسلمان ہو گئے ایمان کی دولت حاصل کر لی تم بھی
راہ حق قبول کر کے ایمان لے آو"۔

خواجہ صاحب نے کئی بار اسے اسلام کی دعوت دی اور اصرار کیا مگر اس گم گشتہ راہ کو راہ حق و صداقت نصیب نہ ہوئی اور دین اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتا رہا۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت خواجہ مراقبہ میں تھے کہ ناگاہ سر اوپر اٹھا کر فرمانے لگے۔

"راجہ راجھا کہ منکر از ایمان است زندہ بدست لشکر می دادیم زیرا کہ حق تعالی را دو لشکر است یکے لشکر اسلام دوم لشکر مشائخ تمام اسلام سزا دھند منکراں را وکافراں را و اسیر گردانند" (ص ۲۸)

"راجاوں کا راجہ ایمان کا منکر ہے اسے میں نے زندہ ایک لشکر کے قبضہ میں دیا۔ حق تعالی کے دو لشکر ہیں ایک لشکر اسلام اور دوسرا لشکر مشائخ لشکر اسلام کفار مشرکین اور منکرین کو سزا دیتا ہے اور انہیں قیدی بناتا ہے"۔

بزرگوں سے منقول ہے ان دنوں سلطان معزالدین سام عرف شہاب الدین خراسان میں تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں ملک ہندوستان میں ہوں اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ کی بارگاہ ہے خواجہ مجھ پر انتہائی شفقت کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔

"اے سلطان شہاب الدین بیا و ایں راجہ را کہ منکر از ایمان است سزا و جزا برساں و در ملک ہند برواج اسلام مشغول شو حق تعالی ایں دولت بتوار زانی فرمود" (ص ۲۸)

"اے سلطان شہاب الدین آ اور یہ راجہ جو ایمان و اسلام کا منکر ہے اسے اس کے کیفر کردار تک پہنچا اور ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کر اللہ تعالی نے اس کام کیلئے تیرا انتخاب کیا ہے"۔

جب سلطان شہاب الدین خواب سے بیدار ہوئے تو انھیں اس خواب پر تعجب بھی ہوا اور مسرت بھی۔ عالم حیرانی میں انہوں نے تعبیر رویا کے ماہرین کے سامنے اپنا خواب بیان کیا تمام

ماہرین بیک زبان ہو کر بول اٹھے تعبیر نیک ہے تمھیں ہندوستان کی فتح مبارک ہو۔

چند ہی روز گذرے تھے کہ سلطان نے لشکر جرار کے ساتھ ہندوستان پر چڑھائی کر دی اور ہندوستان کا بیشتر حصہ اپنے زیر نگیں کر لیا۔ حکم خواجہ کے مطابق راجہ رائے پتھورا کو زندہ گرفتار کر لیا اور اس کے تخت و تاج تا راج کر ڈالے اور اس کے سارے حواری اسیر کر لئے گئے ۔ اس طرح سلطان شہاب الدین کے ہاتھوں ہندوستان میں اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ جب روز افزوں بندگان خدا دولت اسلام سے مشرف ہوتے رہے خواجہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ عام ہوا ایک خلقت آپ کے مقدس ہاتھوں دولت ایمان سے مشرف ہوئی۔ اجمیر مقدس کا پورا علاقہ اسلام کی روشنی سے چمک اٹھا۔ اسلام کے دشمن اسلام سے محبت کرنے لگے خواجہ کو بنظر حقارت دیکھنے والے خواجہ کے قدموں میں جان دینا باعث عز و افتخار سمجھنے لگے روز افزوں اشاعت اسلام میں اضافہ ہونے لگا۔ جو دولت اسلام سے مشرف ہوتا خواجہ اسے اخلاقی تعلیمات کے ساتھ اسرار تصوف سے بھی آگاہ فرماتے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ نے اپنے مریدین و معتقدین کے حلقہ میں فنا اور بقا کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

"سوائے ذات باری تعالی کے اس دنیا میں کسی کو قرار نہیں "کل نشی ھالک الاوجھہ' صرف اسی کی ذات باقی رہے گی وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہم بھی اپنے دوستوں سے جدا ہو جائیں گے اور ہمارا مدفن اسی شہر اجمیر میں ہوگا"۔

اس ناصحانہ گفتگو کے بعد حضرت خواجہ نے حضرت شیخ علی سنجری سے فرمایا۔

"خلافت و سجادہ قطب الدین روشی را دادیم او را بگوی کہ نزدیک من بیاید"۔

"خلافت اور منصب سجادگی میں قطب الدین روشی کو عطا کر رہا ہوں ان سے کہو کہ میرے قریب آئیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ کے قریب آیا تو آپ نے میرے سر پر اپنی دستار اور کلاہ رکھی اور وہ عصا جو حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ سے آپ کو ملا تھا مجھے عنایت فرمایا اور اس کے علاوہ ایک مصحف اور مصلا مجھے عطا کر کے یہ فرمانے لگے کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ امانت ہے جو خواجہ جواجگاں کی توسط سے مجھے دستیاب ہوئی ہے اب تک میرے پاس رہی میں نے اس کا حق ادا کیا اس امید پر اسے میں آپ

کو دیتا ہوں کہ آپ بھی اس کا حق ادا کریں گے تاکہ کل قیامت کے دن خواجگان چشت سے مجھے ندامت و پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔ (ص ۴۱)

اس کے بعد حضرت خواجہ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بحالت دعا آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ فرمانے لگے۔

"ای خواجہ قطب الدین ترا بخدا سپردم و نیز نگاہ تو بعرش رسانیدم" (ص ۴۱)

"اے خواجہ قطب الدین تمھیں میں نے خدا کے حوالے کیا اور تمھارا مقام عرش تک پہنچا دیا"۔

پھر آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین روشی کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

"چہار چیز مردا از قید نفس دا رہاند اول درویشی خود را تو نگر نماید دوم گرسنگی خود را سیر نماید سیوم در اندوھگیں خود را شاید نماید چہارم ہر چند کہ از کے بدی پسندد برابر او نیکی نماید" (ص ۴۱)

"چار چیزیں انسان کو قید نفس سے رہائی دلاتی ہیں (۱)درویشی میں تونگری (۲)بھوک میں آسودگی (۳)غم میں خوشی کا اظہار کرنا اور (۴)جو کوئی برائی کرے اس کے ساتھ اچھائی کا سلوک کرنا"۔

پھر خواجہ قطب الدین روشی سے فرمایا:

"ہر جا کہ باشی تجرید باش و ہر جا کہ باشی مرد باش" (ص ۴۱)

"جہاں کہیں بھی رہنا علائق دنیا سے بے نیاز اور احکام الٰہیہ کی تکمیل میں ہمت مردانہ کا مظاہرہ کرنا"

پھر دعا فرماتے ہوئے پیر کامل نے اپنے مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو دہلی کیلئے روانہ فرما دیا۔ جب حضرت خواجہ دہلی پہنچے تو باشندگان دہلی نے آپ کا پرتپاک خیرمقدم کیا شہر کے علماء و فضلاء اور درویشوں کا اژدھام آپ کے ارد گرد ہو گیا۔ سب آپ سے دعاوں کی درخواست کرنے لگے۔ دہلی میں آپ کو قیام فرماتے ہوئے چند ہی یوم گذرے تھے کہ۔

"آیندہ بیامد و گفت کہ حضرت خواجہ از چند روز برحمت حق پیوستہ" (ص ۴۲)

ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ چند روز ہوئے خواجہ دار فانی سے دار باقی کی طرف کوچ فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اس طرح رشد و ہدایت کا آفتاب ہندوستان میں اشاعت اسلام کا اہم فریضہ انجام دینے کے بعد اور ظلمت کدہ ہند میں ایمان کا اجالا پھیلانے کے بعد ہمیشہ کیلئے روپوش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوسرے اصحاب اس طرح کی جان گسل قربانی نہ دیئے ہوتے تو ہندوستان کی سرزمین حق و صداقت کے اجالے سے محروم رہتی۔

خواجہ صاحب کے اس اشاعتی مشن کو حضرت خواجہ قطب الدین روشی نے آگے بڑھایا۔ اپنے درج ذیل خلفاء کے ذریعہ ہندوستان کے چپہ چپہ میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

(۱)حضرت شیخ فرید شکر گنج (۲) حضرت شیخ ثنی (۳)حضرت شیخ نجم الدین (۴)حضرت شیخ فیروز (۵)حضرت شیخ حسن (۶)حضرت شیخ احمد تناجی (۷)حضرت شیخ قاضی حمید ناگوری (۸)حضرت شیخ محمد (۹)حضرت شیخ سلطان (۱۰)حضرت شیخ نصیر الدین غازی (۱۱)حضرت شیخ مولانا برہان الدین حلوانی (۱۲)حضرت شیخ محمود جاجری (۱۳)حضرت شیخ سعد الدین خواجہ نینی (۱۴)شیخ فخرالدین حلوائی (۱۵)حضرت شیخ بابابری بہر دریا (۱۶)شمس الدین اولیا (۱۷)شیخ ضیاروی (۱۸)شیخ برہان الدین بیہقی (۱۹)حضرت شیخ بدرالدین

مصنف کتاب نے حضرت شیخ خواجہ قطب الدین روشی کا شجرہ نسب بھی تحریر کیا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین روشی بن سید کمال الدین (و بروایتے نام ایشاں حسن طوسی) بن سید احمد بن سید محمد بن سید اسحاق بن سید معروف بن سید احمد چشتی بن سید رضی الدین بن سید حساب الدین بن سید رسیدین بن حضرت امام برحق امام محمد تقی۔ (ص ۴۰)

حضرت خواجہ قطب الدین روشی کے علاوہ مصنف کتاب نے سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے ۱۸ خلفاء حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلی کے ۹ خلفاء اور حضرت بابا فرید شکر گنج کے ۱۷ خلفاء کے اسماء کا بھی ذکر کیا ہے ان تفصیلات کی روشنی میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ کی حالات زندگی سے متعلق اس قدیم ماخذ کی اہمیت ارباب فکرو نظر باسانی لگا سکتے ہیں۔

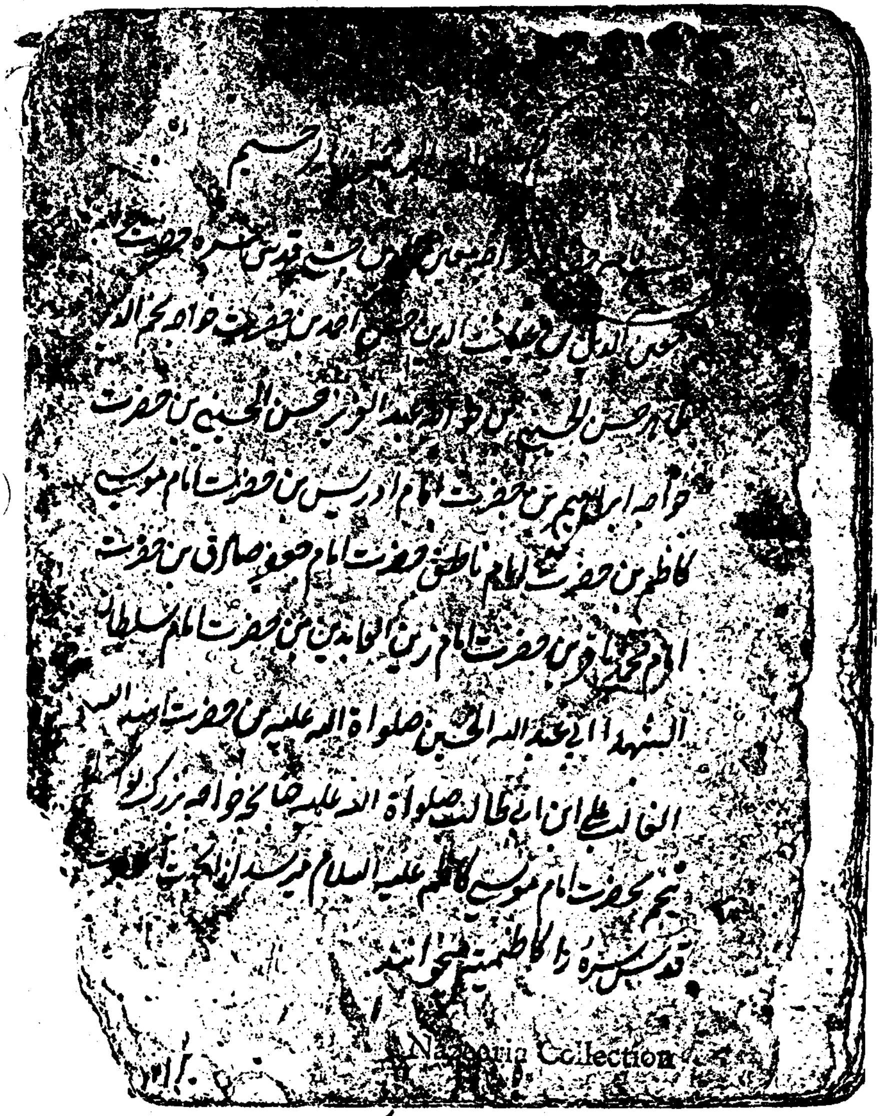

[illegible] الرحيم

[illegible] اسمعيل [illegible] بن حضرت قدس سره حضرت [illegible]

[illegible] الدين بن [illegible] الدين [illegible] احمد بن حضرت خواجه نجم الدين

شاه حسن الحسيني بن [illegible] محمد النور حسن الحسيني بن حضرت

خواجه ابراهيم بن حضرت امام ادريس بن حضرت امام موسى

کاظم بن حضرت امام ناطق حضرت امام جعفر صادق بن حضرت

امام محمد باقر بن حضرت امام زين العابدين بن حضرت امام سلطان

الشهدا ابي عبد الله الحسين صلوٰة الله عليه بن حضرت اسد الله

الغالب علي ابن ابي طالب صلوٰة الله عليه جناب خواجه بزرگ [illegible]

نسبهم بحضرت امام موسى كاظم عليه السلام ميرسد از اين جهت [illegible]

قدس سره را كاظمي ميخوانند

مخطوطہ کے ص ١ کا عکس

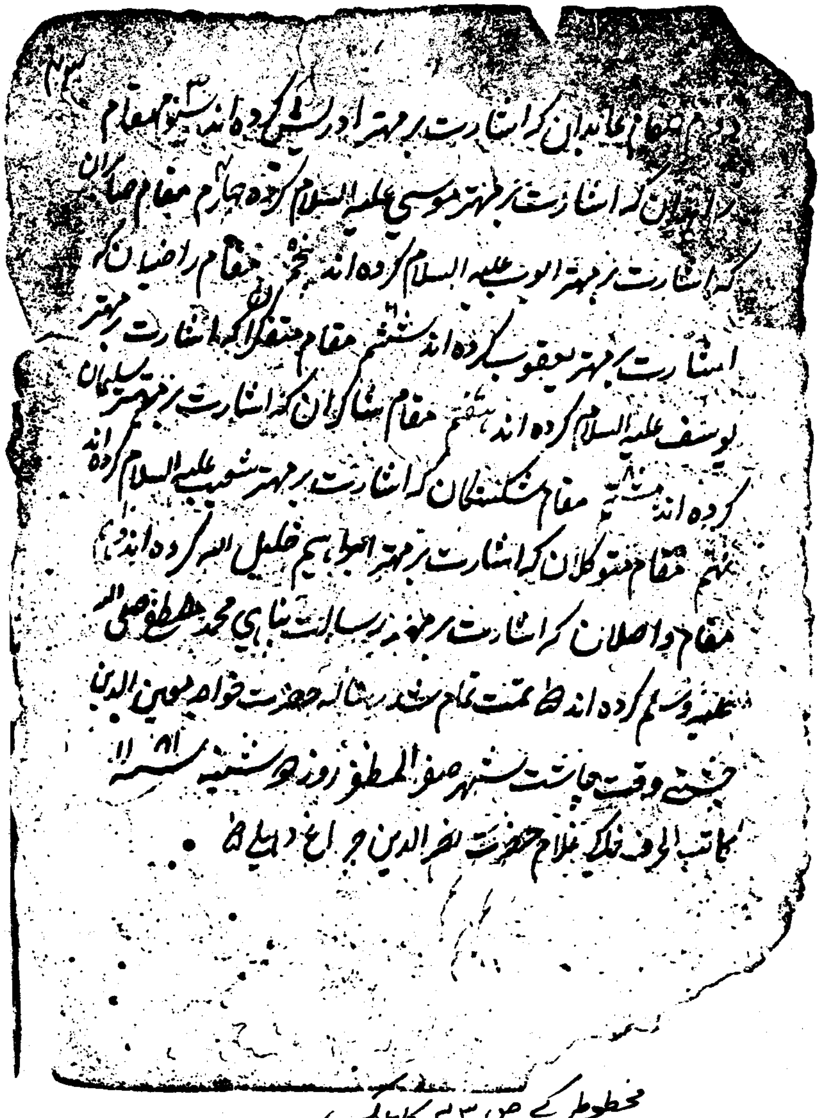

۴۳

دوم مقام زاهدان که اشارت بر مهتر ادریس کرده اند سیوم مقام
ایمنان که اشارت بر مهتر موسی علیه السلام کرده چهارم مقام صابران
که اشارت بر مهتر ایوب علیه السلام کرده اند پنجم مقام راضیان که
اشارت بر مهتر یعقوب کرده اند ششم مقام متفکران که اشارت بر مهتر
یوسف علیه السلام کرده اند هفتم مقام شاکران که اشارت بر مهتر سلیمان
کرده اند هشتم مقام شکستگان که اشارت بر مهتر شعیب علیه السلام کرده اند
نهم مقام متوکلان که اشارت بر مهتر ابراهیم خلیل الله کرده اند دهم
مقام واصلان که اشارت بر مهتر رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم کرده اند تمت تمام شد رساله حضرت خواجه معین الدین
چشتی وقت چاشت شهر صفر المظفر روز دوشنبه سنه ۱۱۸۱
کاتب الحروف خاکی غلام حضرت نصیر الدین چراغ دهلی

مخطوطہ کے ص ۴۳ کا عکس